93529 ـ دوران وضوء یا نماز یا روزہ کے دوران نیت توڑنا

سوال

علامہ سعدی رحمہ اللہ فتاوی السعدیۃ صفحہ (228) میں لکھتے ہیں:عبادت کی نیت توڑنے کی دو قسمیں ہیں:
ایك قسم تو وہ ہے جو عبادت کو کچھ نقصان اور ضرر نہیں دیتی یہ وہ نیت ہے جو عبادت پوری کرنے کے بعد ہو.....
اور دوسری قسم وہ ہے کہ دوران عبادت نیت توڑی جائے.... تو اس سے عبادت صحیح نہیں رہتی.... "
تو کیا سعدی رحمہ اللہ کی کلام کا معنی یہ ہے کہ اگر مجھے وسوسہ یا اندیشہ آئے کہ میں روزہ توڑ دوں تو کیا اس سے میرا روزہ ٹوٹ جائیگا؟
اور اگر یہ وسوسہ اور اندیشہ بغیر نیت کے ہی آ جائے تو کیا اس سے بھی روزہ ٹوٹ جائیگا ، اور ا سکا حکم کیا ہے ؟
اور اسی طرح وضوء کے دوران مجھے شك سا ہوتا ہے کہ مثلا پیشاب آیا ہے لیکن ہوتا نہیں، اور بعض اوقات وضوء توڑنے کی نیت کی ہوتی ہے اور پھر اسی طرح کچھ نہ پانے کے بعد وضوء پورا کر لیتا ہوں، تو کیا نیت ٹوٹنے کی بنا پر وضوء شروع سے دوبارہ کرنا ہو گا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جب انسان عبادت کے دوران اسے توڑنے کی نیت کرے تو وہ باطل ہو جاتی ہے، اور صرف حج اور عمرہ کے علاوہ اس سے کوئی چیز مستثنی نہیں، نہ تو یہ دونوں نیت توڑنے سے باطل ہوتے ہیں، اور نہ ہی توڑنے کی صراحت کے ساتھ، بلکہ وہ حرام کی حالت میں ہی رہے گا حتی کہ وہ حج یا عمرہ مکمل نہ کر لے، یا پھر کسی رکاوٹ کی بنا پر احرام سے حلال نہ ہو جائے.

مغنی ابن قدامہ میں ہے:

" اور اگر وہ صحیح نیت کے ساتھ اس ـ نماز ـ کو شروع کرے، پھر اسے توڑنے اور نماز سے باہر نکلنے کی نیت کی نماز باطل ہو جاتی ہے، امام شافعی رحمہ اللہ کا قول یہی ہے " انتہی.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (1 / 278).

اور زاد المستقنع کےباب الصلاۃ میں لکھا ہے:

" اگر اس نے دوران نماز ہی نماز کاٹ دی، یا اس میں تردد کیا تو نماز باطل ہو گئی "

اور باب الصوم میں لکھا ہے:

" اور جس نے روزہ افطار کرنے کی نیت کی تواس کا روزہ افطار ہو گیا ".

لیکن شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہنے اس کی شرح میں راجح یہ قرار دیا ہے کہ: تردد سے نماز باطل نہیں ہوتی.

دیکھیں: الشرح الممتع (1 / 486).

اور تردد کی طرح ہی یہ بھی کہ اگر کسی نے دروازہ کھٹکھٹانے کی آواز سنی، ت واسے تردد ہوا کہ آیا نماز چھوڑ دے یا نماز جاری رکھے ؟

اس سے یہ ظاہر ہوا کہ جس نے عبادت توڑنے کا عزم کر لیا تو اس کی عبادت باطل ہو جائیگی، لیکن اگر یہ فقط وسوسہ ہو تو اس سے عبادت باطل نہیں ہو گی.

اس بنا پر صرف وسوسہ اور اندیشہ روزے کو نہیں توڑے گا جب تک کہ روزہ توڑنے کا عزم اور نیت نہ کی جائے، اور اسی طرح اگر دوران وضوء پیشاب خارج ہونے کا شك ہوا اس نے وضوء چھوڑ کر دیکھا لیکن وضوء توڑنے کی نیت نہ کی، اور کچھ نہ پایا تو اس سے ا سکا وضوء باطل نہیں ہو گا.

اور اسی طرح اگر اس نے وضوء توڑنے اور قطع کرنے کی نیت کر لی تو اس کا وضوء ٹوٹ جائیگا، اس لیے اسے باقی مانندہ وضوء مکمل کرنا جائز نہیں ہو گا، بلکہ نئے سرے سے وضوء کرنا ہو گا.

الانصاف میں لکھا ہے:

" اگر اس نے دوران طہارت یعنی وضوء کے دوران نیت باطل کرلی تو جتنا وضوء کیا ہے صحیح مذہب کے مطابق وہ وضوء باطل ہو جائیگا، اسے ابن عقیل نے اور شرح ابن عقیل میں المجد نے اختیار کیا، اور دونوں رعاۃ اور دونوں الحاوی میں اسے مقدم کیا ہے.

اور ایك قول یہ ہے: جتنا وضوء کیا جا چکا ہے اس سے وہ باطل نہیں ہو گا، مصنف نے اسے المغنی میں بالجزم یہی کہا ہے " انتہی.

دیکھیں: الانصاف (1 / 151).

وسوسہ سے بچنا ضروری ہے، کیونکہ شیطان انسان کے پاس آکر اسے یہ خیال کراتا ہے کہ اس کی ہوا یا پیشاب

خارج ہوا ہے، اور بعض اوقات تو انسان اس میں حد سے بڑھ جاتا ہے اور پھر جو عبادت بھی کرنے لگے اس میں اسے شك ہی ہونے لگتا ہے، جس سے اسے شدید قسم کی تنگی اور حرج پیدا ہوتا ہے.

اس اہمیت کے پیش نظر آپ سوال نمبر (62839) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .